Digitized by Khilafat Library Rabwah


بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۶ رجب ۱۳۹۴ھ ۲۷ وفا ۱۳۵۳ ہش ۲۷ جولائی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۷۲


## ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# درود اور سلام ہوں سید الرسل خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر

## آپ خدا تعالیٰ کے ان بہادروں کے سردار ہیں جنہوں نے شیطان کو ناکام و نامراد کر دکھایا

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی الَّذِیْ هُوَ سَیِّدُ قَوْمٍ اِنْکَسَرَتْ اِرَادَاتُهُمُ الْبَشَرِیَّةُ وَاُزِیْلَتْ حَرَکَاتُهُمُ الطَّبْعِیَّةُ وَجَرَتْ فِیْ بَوَاطِنِهِمُ الْاَبْحُرُ الرُّوْحَانِیَّةُ وَنَفَخَ اللّٰهُ فِیْهِمْ رُوْحَهٗ وَوَالٰی وَصَافٰی۔ هُوَ اِمَامُ مَصَالِیْتِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ خَیَّبُوْا شَیْطَانًا ذَا الْمَکَائِدِ حَتّٰی اُخْفِقَ اِخْفَاقَ الصَّائِدِ وَهُوَ الَّذِیْ کَفَّ عَنِ الْعَیْثِ وَالتَّرْءِ ذِئْبًا اَکَلَ غَنَمَ اَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَنَسَا اِلَی الْحَقِّ وَعَصَمَ وَهَدٰی فَالسَّلَامُ عَلٰی هٰذَا الْجَرِیِّ الْبَطَلِ الْمُظَفَّرِ فِی الْاُوْلٰی وَالْاُخْرٰی۔" (کرامات الصادقین صفحہ ۳)

ترجمہ:- درود اور سلام ہوں سید الرسل اور خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ایسی قوم کے سردار ہیں جنہوں نے اپنے بشری ارادوں کو توڑ دیا اور ان کی طبعی حرکات زائل ہوگئیں اور ان کے اندر روحانی سمندر بہہ پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر اپنی روح پھونکی اور ان کا مددگار بن گیا اور اپنی محبت کو ان کے لئے خالص کر دیا۔ آپ خدا تعالیٰ کے اُن بہادروں کے سردار ہیں جنہوں نے مکار شیطان کو ناکام و نامراد کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ شکاری کے خائب و خاسر ہونے کی طرح خائب و خاسر ہوگیا۔ آپ ہی کی ذات ہے جس نے اس بھیڑیے کو جس نے بنی اسرائیل کی بھیڑوں کو کھا لیا تھا فساد اور حملہ کرنے سے روک دیا۔ جو ہر چیز کو ترک کر کے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور محفوظ ہوگیا اور ہدایت پائی۔ پس سلامتی ہو اس جری اور کامیاب نوجوان پر اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل ۲۶ ماہ وفا بروز جمعہ بوقت صبح اسلام آباد سے ربوہ واپس تشریف لے آئے تھے۔ حضور کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۶ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہماری خوشیاں، ہماری مسرتیں اور ہماری مسکراہٹیں کسی ذاتی خوبی، ذاتی وجاہت، ذاتی اثر و رسوخ اور ذاتی دولت و ثروت کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ ان کی تمام تر وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں مہدی موعود علیہ السلام کی شناخت عطا کی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرزند جلیل کے ذریعہ ہمیں اس اسلام کا اصلی اور صحیح چہرہ نظر آیا ہے جو اسلام اللہ تعالیٰ نے اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس دنیا میں قائم کیا تھا اور پھر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے بموجب ہمیں یہ بشارت دی گئی ہے کہ اگر ہم اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کریں گے تو ہمارے ذریعہ سے اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آئے گا۔ ہم نے روئے زمین کے تمام انسانوں کے قلوب میں توحید حقیقی کی عظمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت قائم کرنی ہے اور ہمیں یہ بشارت دی گئی ہے کہ اگر ہم صحابہ کرامؓ اور دیگر مامورین الٰہی کے متبعین کی طرح قربانیاں دیں گے تو ہم اس مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ پس خدا تعالیٰ کی سنت کے موجب ابتلاء اور مصیبت کے وقت ہم پر بھی آئیں گے اور ہمیں ہر حال قربانیاں دینی ہوں گی اور پوری بشاشت کے ساتھ دینی ہوں گی۔ ہم تکلیفیں بھی اٹھائیں گے اور مصیبتیں بھی جھیلیں گے لیکن ہنستے اور مسکراتے ہوئے اور خوشی سے تمتماتے ہوئے چہروں کے ساتھ۔ خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔ ہمارا خدا سچے وعدوں والا ہے لیکن خوف کا مقام یہ ہے کہ اگر ہم اپنی ذمہ داریاں ادا نہیں کریں گے اور بشاشت کے ساتھ قربانیاں نہیں دیں گے تو خدا تعالیٰ کسی اور قوم کو آگے لے آئے گا جو بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے والی ہوگی پھر وہ اسے ہی اپنے انعامات سے نوازے گا۔

آخر میں حضور نے احباب کو بہت دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی شاہ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ماہ وفا ۱۳۵۳ھ

# محاسبۂ نفس کے لئے ایک مصفّا آئینہ

تکبّر ایک نہایت ہی مہلک برائی ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان گناہوں میں ملوّث ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خود شیطان بن جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تکبّر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنّم قرار دیا ہے اور انہیں دردناک عذاب سے ڈرایا ہے۔

تکبّر کے ضمن میں ایک امر خاص طور پہ قابلِ غور ہے اور وہ یہ کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ تکبّر وہ گناہِ عظیم ہے جس کا ارتکاب ابلیس نے کیا تھا اور اسی بنا پر وہ راندۂ درگاہ ہوا تھا اور یہ سمجھتے بوجھتے ہوئے بھی کہ تکبّر کی ہلاکت انگیزی تمام دوسرے گناہوں کی ہلاکت انگیزی سے بڑھ کر ہے اکثر لوگ اس میں ملوّث ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تکبّر کی اتنی زیادہ اور اتنی باریک در باریک اقسام ہیں کہ بہت سے لوگوں کے لئے ان سب کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ان سے بچنا دشوار ہو جاتا ہے۔ کسی نہ کسی نوع کا تکبّر ان میں پیدا ہو ہی جاتا ہے درآنحالیکہ وہ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ اس برائی سے یکسر مبرّا ہیں۔ اسی لئے صوفیاء نے اخلاقِ سیّئہ میں سے ہر بُرے خلق کو ایک جنّ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ان میں سے سب سے بڑا جنّ تکبّر کا جنّ ہے۔ اور جنّ تو رفتہ رفتہ نکل جاتے ہیں لیکن تکبّر کا جنّ بڑی مشکل سے نکلتا ہے اور نکلتا بھی ہے سب سے آخر میں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صوفیاء کے اس قول کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاقِ رذیلہ کے بہت سے جنّ ہیں اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں مگر سب سے آخری جنّ تکبّر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور سچے مجاہدے اور دعاؤں سے نکلتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۰۲)

اندریں صورت تکبّر جیسے انتہائی مہلک گناہ سے بچنے اور اس سے پاک ہونے کے لئے تکبّر کی باریک در باریک اقسام سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر ایک مومن کے لئے ان سے کلّی مجتنب رہنا ممکن نہیں ہو سکتا اور وہ تمام رخنے جن سے شیطان داخل ہو کر انسان پر تسلّط پاتا ہے کلّی طور پر بند نہیں ہو سکتے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تکبّر کو دس اقسام میں تقسیم کر کے ہر نوع کے تکبّر کو ان میں سمو دیا ہے۔ اگر ان دس اقسام کو ملحوظ رکھ کر انسان ان سے بچنے کی کوشش کرے تو اسے تکبّر کی جملہ اقسام سے محفوظ رہنے کی توفیق مل سکتی ہے اور وہ اس ہولناک انجام سے بتائید و توفیقِ الٰہی بچ سکتا ہے جو متکبّرین کے لئے مقدّر ہے۔ حضور علیہ السلام تکبّر کی ان موٹی موٹی دس اقسام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبّر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں

(۱) ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔

(۲) ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصوّر کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبّر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کرے۔

(۳) ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوّت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبّر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدّت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور باطل نہ ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(۴) ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبّر ہے کیونکہ قوّتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔

سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبّر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔

(۵) ایک شخص جو اپنے بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبّر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔

(۶) ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔

(۷) ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔

(۸) ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے۔

(۹) اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے۔

(۱۰) اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے۔

سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبّر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۴، ۲۵ زمانہ تصنیف ۱۹۰۲ء)

اپنی جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ زرّیں نصائح جو آپ نے خدا کی روح سے مملوء ہو کر ارشاد فرمائیں ایک آئینہ کی حیثیت رکھتی ہیں جس میں دیکھ کر ہر فرد جماعت اپنے نفس کا محاسبہ کر کے معلوم کر سکتا ہے کہ اس میں کسی نوع اور کسی قسم کا تکبّر تو نہیں ہے۔ اگر کسی جہت سے بھی تکبّر کا کوئی ذرّہ ہو تو اسے فوراً اس ذرّہ کو نکال باہر کرنے کی فکر کرنی چاہیئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بموجب ایک ذرّہ تکبّر کا انسان کو جنّت سے محروم کر دیتا ہے۔

## تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۷۴ء بروز بدھ خاکسار کی ہمشیرہ امۃ الحفیظ شاکر کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح میرے چچازاد بھائی عزیزم بشارت احمد صاحب صابر کے ہمراہ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چند سال قبل پڑھا تھا۔ اس تقریب کا انعقاد مسجد محمود میں کیا گیا تھا۔ عزیزم مبین احمد کی تلاوت قرآن پاک کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے اس تقریب کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دعا کرائی۔

ازراہِ شفقت حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت سیّدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محترمہ سیّدہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی کرتے ہوئے تشریف لا کر اس تقریب کو برکتوں اور دعاؤں سے نوازا۔ دوست دعا کریں کہ مولیٰ کریم اس تعلق کو نہایت بابرکت کر کے بامراد و ثمر آور فرمائے۔ آمین

(خاکسار مقبول احمد ذبیح واقفِ زندگی)

## ماہ جون جولائی کا ماہنامہ "خالد"

مورخہ ۲۷ر جولائی کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ خریداران "خالد" اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ اگر کسی دوست کو رسالہ پانچ اگست تک نہ ملے تو وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینجر ماہنامہ خالد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فضائلِ قرآن مجید

## بندوں کے باہمی حقوق کے بیان کے لحاظ سے

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ربوہ

(۲)

قرآن مجید نے تمام انسانوں کو عدل وانصاف کے لحاظ سے ایک ہی سطح پر قرار دیا ہے سب کے یکساں حقوق قرار دئے ہیں دشمن قوموں سے بھی عدل کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ وہ بھی انسانیت میں برابر ہیں فرمایا:-

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

(المائدہ ع ۲)

کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں عدل کرنے سے نہ روکے۔ ہمیشہ عدل کرو۔ عدل کرنا تقوےٰ کے قریب ہے۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تعالےٰ تمہارے کاموں کو جاننے والا ہے۔

دشمنوں سے بھی انصاف کرنے کی قرآنی تعلیم کے معنے یہ ہیں کہ ہر انسان کا بہ حیثیت انسان مساوی حق ہے کہ اس کے ساتھ عدل اور انصاف کا معاملہ کیا جائے۔ قرآن مجید نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر ان دشمنوں نے تم کو بیت اللہ سے بھی روکا ہو تب بھی تم اُن پر کسی زیادتی کرنے کے مجاز نہیں ہو تم ہر حال ان کے تمام حق یعنی ان سے عدل و انصاف کرنے کے پابند ہو فرمایا:-

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدہ ع ۱)

کہ اس بنا پر کہ ان دشمنوں نے تم کو المسجد الحرام سے روکا تھا تم عدل سے تجاوز نہیں کر سکتے تم کو نیکی اور تقوےٰ پر ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیئے ہاں گناہ اور تعدی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرنی چاہیئے

## آزادی فکر و حریت ضمیر

انسانیت کا بڑا امتیاز حریت فکر اور آزادی رائے ہے۔ مذہب انسانوں کی سب سے عزیز چیز ہے پرانے زمانوں سے لوگ دوسروں پر اپنے مذہب کے بارے میں جبر کرتے رہے ہیں تاریخ ان خونیں واقعات سے بھری پڑی ہے جب انسانوں نے اپنے سے مختلف عقیدہ و خیال رکھنے والوں کو انواع ظلم تہ تیغ کیا۔ ان کے خون بہائے بت پرستی کے دور میں بھی ایسا ہوتا رہا۔ یہودیت و عیسائیت نے بھی اپنے اقتدار کے عہد میں اسی طریق کو دہرایا۔ ہندوستان میں بھی مذہب کے نام پر بے حد مظالم کئے جاتے رہے ہیں۔

قرآن مجید حضرت شعیب اور دیگر نبیوں کے مخالفین کے اس پیرایہ کو مذمت کے رنگ میں ذکر فرماتا ہے کہ انہوں نے نبیوں اور ان کے پیروؤں کو کہا کہ تم ہمارے مذہب میں آجاؤ ورنہ ہم تمہیں اپنے علاقہ سے نکال دیں گے۔

(الاعراف ع ۱۱)

انسان تمدنی اور سیاسی آزادی بھی چاہتا ہے۔ اسلام نے اسے یہ حق بھی دیا ہے مگر سب سے بڑھ کر اس نے انسانوں کو حریت فکر اور آزادی مذہب عطا کی ہے۔ قرآن مجید نے برملا اعلان فرمایا

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۔

(البقرہ ع ۳۴)

کہ دین کے بارے میں کسی قسم کا جبر و اکراہ روا نہیں اور جہاں تک دین اسلام کا سوال ہے اس کے منوانے میں جبر و اکراہ کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ حق و ہدایت گمراہی سے نہایت واضح طور پر علیحدہ ہو گئے ہیں۔

قرآن مجید نے لسان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان کروایا۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۔

(الکہف ع ۴)

کہ یہ قرآن پاک تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اب جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اسکا انکار کرے کسی پر جبر نہیں۔ البتہ انکار کا بد نتیجہ آخرت میں ضرور پائیں گے

اگر غور کیا جائے تو قرآن مجید ہی وہ پہلی آسمانی شریعت ہے جس میں احترام آدمیت کو قائم کیا گیا ہے اور اسی کتاب میں انسانوں کے بہ حیثیت انسان مساوی حقوق مقرر ہوتے ہیں۔ انسان کو ہر لحاظ سے آزادی عطا ہوئی ہے اور حریت فکر و آزادی رائے کا حق برملا عطا ہوا ہے پس یہ قرآن مجید کی عظیم فضیلت ہے۔

## دوسرا حصہ

## افراد کے حقوق کا بیان

اسلامی شریعت نے انسانی طبقات اور افراد کے لئے علیحدہ علیحدہ حقوق بھی جامع طور پر مقرر فرمائے ہیں۔ قرآن مجید نے انسانی فطرت کے مطابق رشتہ داروں کے حقوق بھی بیان فرمائے ہیں اور معاشرہ کے کمزور اور ضعیف طبقات کے حقوق کا بھی واضح تذکرہ فرمایا ہے۔

ظاہر ہے کہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے سب انسان بنو آدم ہیں مساوی اور یکساں ہیں لیکن رشتہ داری کے پیوند کے ذریعہ بعض کو بعض سے زیادہ قریب کر دیا گیا ہے اسلام دین فطرت ہونے کے باعث فطری تعلقات کا لحاظ رکھتا ہے اور ہر حقدار کو اس کا حق دیتا ہے رشتہ داروں کو ان کے حقوق دلاتا ہے اور دوسرے بنی نوع مستحقین و محرومین کو ان کے حقوق دلاتا ہے۔

## غرباء کیلئے حق کا ذکر

قرآن مجید کا یہ بھی کمال ہے کہ اس نے رشتہ داروں اور دوسرے مستحقین کے حقوق کا ایسے رنگ میں ذکر فرمایا ہے کہ ان میں بظاہر کوئی دوئی نہیں ہے۔

عام طور پر مذہبی اور اخلاقی کتابوں میں غرباء اور مساکین وغیرہم کے لئے جذبات ابھار کر ان کے لئے صدقہ و خیرات کی تحریک کی جاتی ہے مگر قرآن پاک نے ان طبقات کے لئے بھی بطور حق انتظام کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ رشتہ داروں کے سلسلہ میں فرمایا:-

وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ

(بنی اسرائیل ع ۳)

کہ رشتہ داروں کے حق ادا کرو

دوسری جگہ فرمایا:-

فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ

کہ رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھو۔

ان آیات میں رشتہ دار کا حق قرار دیا گیا ہے۔ مگر ساتھ ہی المسکین اور ابن السبیل (مسافر) کیلئے بھی یہی لفظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah


وارد ہوا ہے

علاوہ ازیں جب سائل اور محروم کے لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تب بھی لفظ حق استعمال فرمایا ہے فرماتا ہے

(الف) وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (الذاریات ع)

(ب) وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (المعارج ع)

کہ مومنوں کے مالوں میں سائل اور محروم لوگوں کا بھی حق ہے. پھر فرمایا کہ وہ حق از روئے شریعت معلوم و معین ہے

قرآن مجید کا یہ کتنا پیارا اور دلکش انداز ہے کہ وہ مالداروں کو مستحقین پر خرچ کرنیکی تحریک کرتا ہے مگر یہ کہہ کر کرتا ہے کہ یہ ان لوگوں کا حق ہے تم اسے ان کا حق سمجھ کر ادا کرو. احسان مت ٹھہراؤ. اگر صاحب ثروت لوگ اس نقطۂ نظر کو اپنا لیں تو دنیا میں کتنا امن اور سکون ہو جاتا ہے. غرباء کے دل مطمئن ہو جائیں گے اور خود صاحب اموال لوگوں کو غرباء کی امداد قطعاً "دوبھر" محسوس نہ ہوگی اور وہ کسی مرحلہ پر احسان جتا کر معاشرہ میں فساد پیدا کرنے کا موجب نہ ہوں گے. اور اخلاقی طور پر ان کا اپنا کردار بھی بہت بلند ہو جائیگا. دنیا میں سرمایہ دار اور مزدور کی کشمکش میں ایک نقطۂ نگاہ سے غیر معمولی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے اور یہ قرآن پاک کا نہائت واضح کمال ہے

## رشتہ داروں میں ماں باپ کے حقوق

رشتہ داروں (ذَوِی الْقُرْبٰی) میں بھی مختلف درجات ہیں. حقوق اور ادب و احترام کے لحاظ سے والدین (ماں، باپ) کا خاص مقام ہے. قرآن مجید نے ان کے حق کا ذکر متعدد آیات میں الگ طور پر بھی فرمایا ہے.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۭ

(بنی اسرائیل ع۳)

ترجمہ

کہ تیرے رب کا تاکیدی حکم ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو. ہاں ماں باپ سے حسن سلوک کرو. اگر ان میں سے ایک یا ہر دو تیری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو یاد رکھو کہ انہیں زجر و توبیخ نہ کی جائے بلکہ ہمیشہ انہیں باعزت خطاب کیا جائے اور اطاعت و فرمانبرداری کے بازو ان کے سامنے عاجزانہ طور پر بچھے کئے جائیں اور تم ان کے حق میں ہمیشہ دعا کرتے رہو کہ اے میرے رب! جس طرح میرے ماں باپ نے بچپن میں میری تربیت کی ہے تو بھی ان پر رحم فرما.

دوسری جگہ فرمایا.

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (العنکبوت ع)

ترجمہ

کہ ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کی تاکیدی وصیت کی ہے. اگر وہ یہ کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ ان چیزوں کو شریک ٹھہرائے جن کا تمہیں علم نہیں تو اپنے ماں باپ کی یہ بات نہ ماننا. میری طرف تمہارا لوٹنا ہے اور میں تمہیں تمہارے اعمال سے آگاہ کرونگا.

ایک تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے.

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۔ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

(لقمان ع۲)

ترجمہ

کہ ہم نے انسان کو اسکے ماں باپ کے بارے میں تاکیدی وصیت کی ہے اسکی والدہ نے کمزوریوں کے باوجود اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال کے اندر ہوا. ہم نے وصیت یہ کی کہ میرا بھی شکر ادا کرو اور اپنے ماں باپ کا بھی. آخر میری طرف لوٹنا ہوگا ہاں اگر تیرے ماں باپ یہ زور لگائیں کہ تو غیر معلوم معبودوں کو میرا شریک ٹھہرائے تو اس بارے میں ان کی اطاعت نہ کرنا البتہ دنیوی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی کا برتاؤ جاری رکھیں دین میں ان لوگوں کے راستہ کی پیروی کریں جو میری طرف جھکنے والے ہیں پھر تم سب کا لوٹنا میری طرف ہوگا اور میں تمہارے کاموں سے تمہیں آگاہ کرونگا.

ایک اور سورہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے.

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ

(الاحقاف ع۲)

کہ ہم نے انسان کو تاکیداً کہا کہ اپنے ماں باپ سے بہترین سلوک کرے. اسکی والدہ نے نہائت تکلیف سے اسے پیٹ میں رکھا اور نہایت تکلیف سے جنا. اس کے پیٹ میں رہنے اور دودھ کے عرصہ کی تکمیل تیس ماہ (اڑھائی سال) میں ہوتی ہے"

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے حقوق اور ان کے ادب و احترام کی پرزور تاکید فرمائی ہے احساسات اور جذبات کے لحاظ سے ماں کے ساتھ بہت زیادہ لگاؤ کی طرف توجہ دلائی ہے.

اگر غور کیا جائے تو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی مخلصانہ خدمت کے بارے میں کسی اور الہامی یا غیر الہامی کتاب میں اس کے پاسنگ بھی تاکید نہیں پائی جاتی. اگر حقوق العباد میں سے ماں باپ کے حق کے متعلق ہی قرآنی ہدایات کا جائزہ لیا جائے تو اسی سے قرآن پاک کی فضیلت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے

## اولاد کے حقوق

قرآن مجید نے ماں باپ کے حقوق کی وضاحت کے ساتھ اولاد کے حقوق بھی مقرر فرمائے ہیں. اس وقت میں ان حقوق میں سے پانچ حقوق کا ذکر کرتا ہوں.

(۱) **پہلا حق** پہلا حق اولاد کا یہ ہے کہ ان کو زندہ رہنے دیا جائے اور ماں باپ اپنے اموال اور اپنی استعداد سے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ

(بنی اسرائیل ع۴)

کہ اپنے بچوں کو قتل مت کرو اور تنگدستی کو اس بارہ میں کسی قسم کا عذر مت قرار دو. بچے بہرحال زندہ رہیں اور تم اپنی مالی وسعت کے مطابق انکی پرورش کرو اور ان کی ذہنی اور علمی ترقی کے لئے کوشاں رہو. گویا نہ صرف یہ فرمایا کہ بچوں کو زندہ رہنے دیا جائے بلکہ ان کی جسمانی نشوونما کے لئے ماں باپ کو ذمہ دار قرار دیا ہے

**۲. اولاد کا دوسرا حق** اس آیت کریمہ سے مستنبط ہوتا ہے جو بچوں کو اپنے ماں باپ کے لئے بطور دعا سکھائی گئی ہے فرمایا. وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل ع۳)

اس آیت میں كَمَا رَبَّيٰنِيْ کے لفظ میں اولاد کا یہ حق بیان ہوا ہے کہ ماں باپ بچہ کی تربیت کے لئے پوری طرح ذمہ دار ہیں وہ اس کی جسمانی تربیت بھی کریں گے اور اسکی علمی ترقی کے لئے بھی کوشش کریں گے اور اُن کی روحانی تربیت بھی ان کے فرائض میں داخل ہے ماں باپ کو بتا دیا گیا ہے کہ جیسی تربیت وہ کریں گے ویسی ہی دعائیں ان کے بچے اُن کے لئے کریں گے. اگر ماں باپ اس نکتہ کو مدنظر رکھیں تو بچوں کی تربیت میں جس قدر الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں وہ سب حل ہو سکتی ہیں. (باقی)

## درخواست دعا

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت خان عبدالمجید خان صاحب مرحوم آف کپورتھلہ راولپنڈی میں زیر علاج ہیں. مرض کی تشخیص کے بعد ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اپریشن کیا جائے.

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین.

سید شاہ میر احمد اشرف
معرفت صاحبزادہ مرزا ظاہر احمد صاحب ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

# تحمّل شدائد

مولانا عبدالسلام صاحب ندوی تحریر فرماتے ہیں:-

"ضعیف القلب انسان مصائب کے تصور سے بھی کانپ اُٹھتا ہے لیکن صحابہ کرامؓ نے اسلام کے لئے ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کیں اور ان کے ایمان میں ذرّہ برابر تزلزل واقع نہیں ہوا۔ حضرت بلالؓ کو کفار نے لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں ڈال دیا۔ لڑکے ان کو مکّہ کی پہاڑیوں پر گھسیٹتے پھرے لیکن ان کی قوتِ ایمان میں کسی قسم کا ضعف نہیں پایا۔ حضرت خبابؓ اُمِّ انمار کے غلام تھے وہ اسلام لائے تو اُمِّ انمار نے لوہا گرم کرکے اُن کے سر پر رکھا۔ ایک دن حضرت عمرؓ نے ان کی پیٹھ دیکھی تو کہا کہ آج تک ایسی پیٹھ میری نظر سے نہیں گذری۔ حضرت خبابؓ نے جواب دیا کہ کفار نے انگاروں پر لٹا کر مجھے گھسیٹا تھا۔ حضرت صہیبؓ اور حضرت عمارؓ کو کفار لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں چھوڑ دیتے لیکن دھوپ کی شدّت سے ان کی حرارتِ اسلام میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

کفّار حضرت ابو فکیہہؓ کے پاؤں میں بیڑی ڈال کر دھوپ میں لٹا دیتے پھر پُشت پر پتھر کی چٹان رکھ دیتے یہاں تک کہ وہ مختل الحواس ہو جاتے۔ ایک دن امیّہ نے ان کے پاؤں پر رسّی باندھی اور آدمیوں کو ان کے گھسیٹنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد ان کو تپتی ہوئی زمین پر لٹا دیا۔ اتفاق سے راہ میں ایک گبریلا جا رہا تھا۔ امیّہ نے استہزاءً کہا "تیرا پروردگار یہی تو نہیں؟" بولے "میرا اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔" اس پر اُس نے زور سے اُن کا گلا گھونٹا لیکن اس کے بے درد بھائی کو جو اُس وقت اُس کے ساتھ تھا اس پر بھی تسکین نہیں ہوئی اور اُس نے کہا "اس کو اور اذیّت دو"۔

حضرت سمیّہؓ حضرت عمارؓ کی والدہ تھیں۔ ایک دن کفّار نے ان کو دھوپ میں لٹا دیا تھا۔ اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا تو فرمایا "صبر کرو صبر۔ تمہارا ٹھکانا جنّت میں ہے" لیکن ابوجہل کو اس پر بھی تسکین نہیں ہوئی اور اس نے برچھی مار کر ان کو شہید کر دیا۔ چنانچہ اسلام میں سب سے پہلے شرفِ شہادت ان ہی کو نصیب ہوا۔

حضرت عمرؓ کی بہن جب اسلام لائیں اور حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا تو اس قدر مارا کہ تمام بدن لہولہان ہو گیا۔ لیکن انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ "جو کچھ کرنا ہو کرو۔ میں تو اسلام لا چکی"۔

حضرت ابوذر غفاریؓ نے جب خانہ کعبہ میں اپنے اسلام کا اعلان کیا تو اُن پر کفّار ٹوٹ پڑے اور مارتے مارتے زمین پر لٹا دیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جب اوّل اوّل خانہ کعبہ میں قرآن مجید کی چند آیتیں بآوازِ بلند پڑھیں تو کفّار نے اس قدر مارا کہ چہرے پر نشان پڑ گئے لیکن انہوں نے صحابہؓ سے کہا۔ "اگر کہو تو کل پھر اسی طرح بآوازِ بلند قرآن کی تلاوت کر آؤں"۔

ان اذیّتوں کے علاوہ کفّار ان غریبوں کو اور بھی مختلف طریقوں سے ستاتے تھے، پانی میں غوطے دیتے تھے، بھوکا پیاسا رکھتے تھے یہاں تک کہ ضعف سے بیچارے بیٹھ نہیں سکتے تھے۔

یہ وہ لوگ تھے جن میں اکثر یا تو لونڈی غلام تھے یا غریب الوطن۔ لیکن ان کے علاوہ بہت سے دولت مند اور معزز لوگ بھی کفّار کے دستِ تطاول سے محفوظ نہ رہ سکے۔

حضرت عثمانؓ نہایت معزز شخص تھے لیکن جب اسلام لائے تو خود ان کے چچا نے ان کو رسّی میں باندھ دیا۔

حضرت زبیرؓ بن عوام جب اسلام لائے تو اُن کا چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ کر لٹکا دیتا تھا۔ پھر نیچے سے ان کی ناک میں دھواں دیتا تھا۔ حضرت عمرؓ کے چچازاد بھائی سعیدؓ بن زید اسلام لائے تو حضرت عمرؓ نے ان کو رسّیوں میں باندھ دیا۔ حضرت عیّاشؓ بن ابی ربیعہ اور حضرت سلمہؓ بن ہشام اسلام لائے تو کفّار نے دونوں کے پاؤں کو ایک ساتھ باندھ دیا۔

حضرت ابوبکرؓ اسلام لائے تو ایک تقریر کے ذریعہ سے دعوتِ اسلام دی۔ کفّار نے یہ نامانوس آواز سنی تو ان پر دفعۃً ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا کہ حضرت ابوبکرؓ کے قبیلہ بنو تیم کو ان کی موت کا یقین آ گیا اور وہ ان کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے گئے۔ شام کے وقت ان کی زبان کھلی تو بجائے اس کے کہ اپنی تکلیف بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھا۔ اب خاندان کے لوگ بھی ان سے الگ ہو گئے لیکن ان کو اسی محبوبؐ کے نام کی رٹ لگی رہی۔ بالآخر لوگوں نے ان کو آپؐ تک پہنچا دیا۔ آپؐ نے یہ حالت دیکھی تو ان کے اوپر گر پڑے ان کا بوسہ لیا اور سخت رقّتِ طبع کا اظہار فرمایا۔

صبر و استقامت کی یہ بہترین مثالیں تھیں اور صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں خود اہلِ کتاب ان کے معترف تھے۔ چنانچہ "استیعاب" میں ہے کہ جب صحابہ کرامؓ شام میں گئے تو ایک اہلِ کتاب نے ان کو دیکھ کر کہا عیسیٰ ابن مریم کے وہ اصحاب جو آروں سے چیرے اور سولی پر لٹکائے گئے ان سے زیادہ تکلیف برداشت کرنے والے نہ تھے۔" (اسوۂ صحابہ حصّہ اول صفحہ ۳۲ تا ۳۵)

# اہم مطالبہ وقفِ زندگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ ۲۳ مئی ۱۹۴۷ء میں فرماتے ہیں کہ:-

"میں جماعت کو ایک نہایت اہم امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ یہ کوئی سوسائٹی نہیں کہ جو اپنے لئے کچھ اصول طے کرکے کام کو چلا رہی ہو اور انہی اصولوں کے اندر اپنے کاموں کو محفوظ رکھتی ہے بلکہ ہر نیک کام کرنا ہماری جماعت کا فرض ہے اور اسلام کی تبلیغ کو اکنافِ عالم تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ ان اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہی میں نے تحریک جدید جاری کی جس کے ماتحت مختلف سکیمیں کام کر رہی ہیں۔ ان سکیموں کو چلانے کے لئے جماعت کے لوگوں سے میں نے وقفِ زندگی کا مطالبہ کیا تھا۔ میرے مطالبہ پر جن لوگوں نے زندگیاں وقف کی ہیں ان میں سے بعض کو مبلغ بنایا گیا ہے، بعض کو مدرس بنایا گیا ہے اور بعض کو دوسرے کاموں پر لگایا گیا ہے۔ . . . . . . ہم نے ان میں سے ہر ایک کے حالات کے مطابق اُن کے گزارے مقرر کئے ہیں اور وہ گزارے نہایت غریبانہ ہیں۔ جو شخص زندگی وقف کرتا ہے اُس کا اس سے کیا مطلب کہ اسے زیادہ گزارہ ملتا ہے یا کم گزارہ ملتا ہے۔ اُس نے تو اپنی جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی ہے اُسے اس بات کا کیا ڈر ہو سکتا ہے کہ میرے ساتھ کیا سلوک ہوگا اور مجھے میرے کام کا کیا بدلہ ملیگا اس کے کام کا بدلہ تو اسے اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔ اور وہ بھی اسی نیت سے زندگی پیش کرتا ہے کہ میرے کام کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ مجھے بندوں سے بدلہ کی امید نہیں۔"

(مطبوعہ الفضل مورخہ ۳ جون ۱۹۴۷ء)

اسلام کی تبلیغ کو اکنافِ عالم تک پہنچانے کی غرض کے لئے حضرت المصلح الموعودؓ نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید جاری فرمائی تھی اور اس کے تحت جماعت سے ستائیس مطالبات کئے تھے اور فرمایا تھا کہ:-

"جو شخص ان مطالبات کو پورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا"

مطالبہ وقفِ زندگی اور مطالبہ وقفِ اولاد تحریک جدید کے مطالبات میں سے ۲ اہم مطالبے ہیں جو والدین اپنے بچوں کو اور نوجوان خود اپنے آپ کو وقف کرکے ان مطالبات کو پورا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

# مجلس خدّام الاحمدیّہ مرکزیّہ کا سالانہ اجتماع

امسال مجلس خدّام الاحمدیّہ مرکزیّہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ، ہفتہ اتوار۔ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

معتمد مجلس خدّام الاحمدیّہ مرکزیّہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم ایس سی طبیعیات ۱۹۷۲ء میں اوّل آنیوالے تعلیم الاسلام کالج کے طالب علم

## نعیم احمد صاحب طاہر کو "جناح ایوارڈ" پیش کر دیا گیا

## راولپنڈی میں ایوارڈ دیئے جانے کی تقریب ایوارڈ کے موسس کے قیمتی ارشادات

### نعیم احمد صاحب محض انسان ہونے کے لحاظ سے ہی ہمارے ساتھی نہیں ہیں بلکہ ہمارے مسلمان بھائی بھی ہیں

یہ خبر مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ ۱۴ر جولائی بروز اتوار راولپنڈی میں ایک مختصر اور پُر وقار تقریب میں ہمارے کالج کے ہونہار طالب علم مکرم نعیم احمد صاحب طاہر کو سنہ ۱۹۷۲ء کا جناح ایوارڈ عطا کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ احباب کو یاد ہو گا نعیم احمد صاحب طاہر نے ۱۱۰۰ میں سے ۹۱۹ نمبر حاصل کر کے ایم۔ ایس سی فزکس کے امتحان میں ایک نہایت شاندار روایت قائم کی تھی جس پر انہیں جناح ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا۔

نعیم احمد صاحب طاہر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سابق ہیڈ ماسٹر مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب کے پوتے اور مکرم طاہر محمود صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ تقریب میں سب سے پہلے مس عندلیب عزیز نے جو کہ ایک مشہور صحافی مسٹر ایس۔ اے عزیز کی صاحبزادی ہیں نعیم احمد صاحب کے کارنامے مختصر طور پر انگریزی میں چھپے ہوئے Citation سے پڑھ کر سنائے۔ ترجمہ درج ذیل ہے:-

### جناح ایوارڈ ۱۹۷۲ء

"جناح ایوارڈ ٹرسٹ نعیم احمد طاہر کو جو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طالب علم اور مسٹر طاہر محمود صاحب کے صاحبزادے ہیں جناح ایوارڈ جیتنے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مکرم نعیم احمد صاحب طاہر نے ایم۔ ایس سی فزکس کے سالانہ امتحان برائے سنہ ۱۹۷۱ء میں بہترین اعزاز حاصل کر کے جناح ایوارڈ کے Deed of Trust کی تمام شرائط کو پورا کر دیا۔ انہوں نے ۱۱۰۰ میں سے ۹۱۹ نمبر حاصل کر کے ۸۳.۵۴۵ فیصد کا شاندار معیار قائم کیا۔ نعیم احمد صاحب طاہر کا تعلیمی ریکارڈ نہایت شاندار رہا ہے۔ انہوں نے ۱۴ سال کی عمر میں میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور چار سال بعد B.Sc بھی فرسٹ کلاس میں پاس کی۔ امتحان میں اعلیٰ معیار قائم کرنے پر انہیں گورنمنٹ کی طرف سے وظیفہ ملا۔ اسی طرح M.Sc کے ہفتہ واری امتحانوں میں اوّل آنے پر انہوں نے لقمان سکالرشپ کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ آجکل نعیم صاحب تعلیم الاسلام کالج میں ریسرچ سکالر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ جناح ایوارڈ ٹرسٹ کو یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ نعیم احمد طاہر عنقریب اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان جا رہے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ علم کی دولت سے بہتر اور کوئی دولت نہیں اور نہ ہی زندگی میں کوئی جستجو علم کی جستجو سے زیادہ شاندار ہے۔ نعیم احمد طاہر! ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا آپ کو سائنس کی اعلیٰ تعلیم میں عظیم الشان فتح و کامرانی عطا کرے۔

والسلام موسس جناح ایوارڈ"

اس کے بعد مسز قریشی جمشید آغا نے نعیم احمد صاحب کو جناح ایوارڈ پیش کیا۔ بعد ازاں مسٹر اے۔ زیڈ شریف Donor Trustee (موسس جناح ایوارڈ ٹرسٹ Jinnah Award Trust) نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا:-

"خواتین و حضرات! مَیں تہ دل سے آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے میری دعوت کو قبول کیا۔ ایسے موقع پر تعداد تقریب کو عظیم نہیں بناتی بلکہ خلوص اور جذبات اسے عظمت بخشتے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری میرے لئے بہت ہی حوصلہ افزا ہے۔ مَیں نعیم احمد صاحب طاہر سے معذرت خواہ ہوں کہ ہم اس شان سے ان کا استقبال نہیں کر سکے جس کے وہ مستحق ہیں۔ مَیں نے بہت کوشش کی کہ اس تقریب کا نمایاں طور پر انعقاد ہو لیکن مَیں اس میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ یہ کیفیت بہرحال بدلے گی۔ تاہم نعیم احمد صاحب طاہر کو مَیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ صرف انسان ہونے کے لحاظ ہی سے میرے ساتھی نہیں بلکہ وہ میرے مسلمان بھائی بھی ہیں۔ ہم سب اسی زمین کے بسنے والے ہیں۔ اس زمانہ کی "مہذب" سوسائٹی میں جس میں ناانصافی انصاف اور انصاف ناانصافی ہے صرف "معززین" کے لئے ہی جگہ ہے۔ نعیم! دلگرفتہ مت ہو! اس حقیقت کو جو مَیں نے بیان کی ہے اپنے سامنے رکھو، یہ جناح ایوارڈ سے بھی بڑی ہے! خواتین و حضرات! مَیں دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خصوصاً مسز قریشی جمشید آغا کا جنہوں نے جناح ایوارڈ پیش کیا۔ اور مس عندلیب عزیز جو میرے ایک برادر صحافی مسٹر ایس۔ اے عزیز کی صاحبزادی ہیں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے Citation پڑھ کر سنایا۔"

احباب کو یاد ہو گا کہ نعیم احمد صاحب طاہر ہمارے کالج سے امتحان دینے والے اُن سات طلباء میں سے ہیں جنہوں نے اعلیٰ فرسٹ ڈویژن حاصل کر کے یونیورسٹی کی پہلی سترہ پوزیشنز میں درجات حاصل کئے تھے۔ نعیم احمد طاہر کو ان کی شاندار کامیابی پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک سال کے لئے پانچ صد روپے ماہوار کا ریسرچ سکالرشپ عطا کیا تھا۔ نعیم احمد صاحب عنقریب امپیریل کالج لندن میں نظریاتی طبیعیات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے روانہ ہو رہے ہیں جس کا تمام خرچ صدر انجمن احمدیہ ربوہ برداشت کرے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید کامیابی عطا کرے اور ان کے وجود کو ملک و ملت اور انسانیت کیلئے مفید بنائے (آمین)

(نامہ نگار)

---

## میٹرک کا سالِ رواں کا دوسرا امتحان

میٹرک موسم خزاں کا امتحان سرگودھا بورڈ ۲۸ر اگست سے شروع ہو گا۔ داخلہ بغیر لیٹ فیس یکم اگست تک اور ڈبل فیس کے ساتھ آٹھ اگست تک جا سکتا ہے۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

## درخواست دُعا

۱۔ خاکسار عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہے۔ دائیں پاؤں کے انگوٹھے کا آپریشن ہوا لیکن خراب ہو گیا اور اب تک آرام نہیں آیا۔ چلنے پھرنے سے معذور رہوں اور سخت کمزور ہو چکا ہوں۔ عرصہ دو ماہ ہسپتال میں بھی رہا مگر کوئی فرق نہ پڑا۔ اب زخم کا بیرونی علاج تو انگریزی ہے مگر اندرونی ہومیوپیتھک شروع کیا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔

(عبدالرشید قریشی ایڈووکیٹ سابق وکیل المال تحریک جدید۔ "دارالحمد" ۱۳۴۰ اے نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور)

۲۔ خاکسار کو ایک عرصہ سے دوران سر کا عارضہ لاحق ہے باوجود علاج کے تا حال مستقل افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (نور الدین خوشنویس ربوہ)

## اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل

غلبۂ اسلام کی راہ میں بشاشت کے ساتھ دُکھ اُٹھانے اور قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے حق میں اپنے وعدوں کو پورا کر کے ہمیں اپنی زندگیوں میں وہ دن دکھائے کہ ہم اسلام کو پورے کرۂ ارض پر غالب آتا دیکھ لیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴